سونے کا انڈا

صفحات 17

سونے کا انڈا	01
ایک عجیب وغریب قوم	08
ایک روٹی پر گزارہ	13
صرف قبر کی مٹی ہی سے پیٹ بھرے گا	15

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سونے کا انڈا

دُعائے عطّار

یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”سونے کا انڈا“ پڑھ یا سُن لے اُس کو جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخِلہ دے کر اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: بروزِ قِیامت لوگوں میں میرے قریب تَر وہ ہوگا، جس نے مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔

(ترمذی ج۲ص۲۷حدیث ۴۸۴، دارالفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سونے کا انڈا

کسی گھر میں ایک عجیب و غریب ناگن (Female cobra) رہتی تھی جو روزانہ سونے کا ایک انڈا (Golden egg) دیا کرتی۔ گھر کا مالک مُفت کی دولت ملنے پر بہت خوش تھا۔ اُس نے گھر والوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔ کئی ماہ تک یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا۔ ایک دن ناگن نے اُن کی بکری کو ڈَس (Bite) لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بکری مر گئی۔ گھر والوں کو بڑا غصّہ (Anger) آیا اور وہ ناگن کو ڈھونڈنے لگے تاکہ اسے مار سکیں مگر اُس شخص نے یہ کہہ کر انہیں ٹھنڈا کر دیا کہ ”ہمیں ناگن سے ملنے والا سونے کا انڈا بکری کی قیمت سے کہیں زیادہ مہنگا ہے، لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔“ کچھ عرصہ بعد ناگن نے اُن کے پالتو گدھے (Pet donkey) کو ڈَس لیا اور وہ

بھی فوراً مر گیا۔ وہ لالچی شخص گھبر ایا مگر تھوڑی ہی دیر میں دوبارہ لالچ کے نشے میں آ گیا اور کہنے لگا: ”اس نے آج ہمارا دوسرا جانور مار ڈالا، خیر کوئی بات نہیں، اس نے کسی انسان کو تو نقصان نہیں پہنچایا۔“ گھر والے چُپ ہو رہے۔ اس کے بعد دو سال تک ناگن نے کسی کو نہ ڈسا، گھر والے اپنے جانوروں کو بھول گئے۔ اچانک ایک دن پھر ناگن نے اُن کے غُلام کو ڈَس لیا۔ اُس بے چارے نے مدد کے لئے اپنے مالک کو پکارا، مگر اِس سے پہلے کہ مالک اُس تک پہنچتا، زہر (Poison) کی وجہ سے غلام مر گیا۔ اَب وہ لالچی (Greedy) شخص پریشان ہو کر کہنے لگا: ”اس ناگن کا زہر تو بہت خطرناک ہے، اس نے جس جس کو ڈَسا وہ فوراً مر گیا، کہیں یہ میرے گھر والوں میں سے کسی کو نہ ڈَس لے۔“ وہ کئی دن اسی پریشانی میں رہا، مگر سونے کے انڈے کی چَمک دَمک نے ایک بار پھر اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ ”اگرچہ ناگن کی وجہ سے ہمیں نقصان ہو رہا ہے مگر سونے کے انڈے بھی تو مل رہے ہیں۔“

کچھ ہی دِنوں بعد ناگن نے اُس کے بیٹے کو ڈَس لیا۔ فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا لیکن وہ بھی کچھ نہ کر سکا اور اس کے بیٹے نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ جوان بیٹے کی موت میاں بیوی پر بجلی بن کر گری اور وہ شخص غصّے میں آ کر کہنے لگا: ”اَب میں اس ناگن کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔“ مگر وہ اُن کے ہاتھ نہ آئی۔ جب کافی عرصہ گزر گیا تو سونے کا انڈا نہ ملنے کی وجہ سے اس کی لالچی طبیعت میں بے چینی ہونے لگی، چنانچہ دونوں میاں بیوی ناگن کے بِل کے پاس آئے، وہاں کی صفائی کی اور دُھونی دے کر خوشبو مہکائی، (گویا ناگن کو صُلح کا پیغام دیا۔) حیرت انگیز طور پر وہ واپس آ گئی اور اُنہیں پھر سے سونے کا انڈا ملنے لگا۔ مال و دولت کی حِرص نے انہیں اندھا کر دیا اور وہ اپنے بیٹے اور غلام کی موت کو بھول

گئے۔ ایک دن ناگن نے اس کی زوجہ (وائف) کو سوتے میں ڈَس لیا، تھوڑی ہی دیر میں اس نے بھی دَم توڑ دیا۔ اَب وہ لالچی شخص اکیلا رہ گیا تو اس نے ناگن والی بات اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بتائی۔ سب نے مشورہ دیا: ''تم نے بہت بڑی غلطی کی، اب بھی وَقت ہے سنبھل جاؤ اور جتنی جلدی ہو سکے اُس خطرناک ناگن کو مار ڈالو۔'' اپنے گھر آکر وہ شخص ناگن کو مارنے کے لئے موقع تاک کر بیٹھ گیا۔ اچانک اُسے ناگن کے بِل کے قریب ایک قیمتی موتی نظر آیا جسے دیکھ کر اس کی لالچی طبیعت خوش ہو گئی۔ دولت کی ہَوَس نے اسے سب کچھ بُھلا دیا، وہ اپنے آپ سے کہنے لگا: ''وَقت طبیعتوں کو بدل دیتا ہے، ہو سکتا اُس ناگن کی طبیعت بھی بدل گئی ہو گی کہ جس طرح یہ سونے کے انڈوں کے بجائے اَب موتی دینے لگی ہے، اِسی طرح اس کا زہر بھی ختم ہو گیا ہو، چُنانچِہ اَب مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔'' یہ سوچ کر اس نے ناگن کو مارنے کا اِرادہ ختم کر دیا۔ روزانہ ایک قیمتی موتی ملنے پر وہ لالچی شخص بہت خوش رہنے لگا اور ناگن کی پُرانی دھوکا بازی کو بھول گیا۔ ایک دن اس نے سارا سونا اور موتی برتن میں ڈالے اور اُس پر سَر رکھ کر سو گیا۔ اسی رات ناگن نے اُسے بھی ڈَس لیا۔ جب اُس کی چیخیں بلند ہوئیں تو آس پاس کے لوگ وہاں پہنچ گئے اور اس سے کہنے لگے: ''تم نے اسے مارنے میں سُستی کی اور لالچ میں آکر اپنی جان داؤ پر لگا دی!'' لالچی شخص شَرم کے مارے کچھ نہ بول سکا، اُس نے سونے سے بھرا ہوا برتن اپنے رشتے داروں اور دوستوں کو دیتے ہوئے نہایت حسرت کے ساتھ کہا: ''آج کے دن میرے نزدیک اِس مال کی کوئی قیمت نہیں، کیونکہ اب یہ دوسروں کا ہو جائے گا اور میں خالی ہاتھ اس دنیا سے چلا جاؤں گا۔'' اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ مر گیا۔ (عیون الحکایات ص ۳۴۹ ملخصاً، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ مال و دولت کی حِرْص نے ہنستے بستے گھر کو اُجاڑ کر رکھ دیا! حریص کی نِگاہ محدود(Limited) ہوتی ہے جو صرف وقتی فائدہ دیکھتی ہے جس کی وجہ سے وہ دُرُست فیصلے کرنے میں ناکام رہتا ہے جیسا کہ اس حکایت میں لالچی شخص کو دولت کے نشے نے ایسا مدہوش(Intoxicate) کر دیا کہ بیٹے اور زوجہ کی موت بھی اسے ہوش میں نہ لاسکی، اور بالآخر وہ خود بھی موت کے منہ میں جا پہنچا۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت   سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

حِرْص کسے کہتے ہیں؟

"خواہشات کی زیادتی کے اِرادے کا نام حِرْص ہے اور بُری حِرْص یہ ہے کہ اپنا حصّہ حاصل کرلینے کے باوُجود دوسرے کے حصّے کی لالچ رکھے۔ یا کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص، اور حرص رکھنے والے کو حریص کہتے ہیں۔" (مرقاۃ ج۹ص۱۱۹، تحت الباب ۲، دار الفکر بیروت، مرآۃ المناجیح ج۷ ص۸۶ مفصلاً، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

نبیِّ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: بدتر ہے وہ بندہ جس کا رَہنما حرص ہو، بدتر ہے وہ بندہ جس کو خواہشات راہِ حق سے بھٹکا دیں، بدتر ہے وہ بندہ جس کا شوق اور رغبت اُس کو ذلیل و خوار کر دے۔ (ترمذی ج۴ص۲۰۲حدیث۲۴۵۶)

حِرْص میں ہلاکت ہے

جنّتی صحابی حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نصیحتیں کرتے ہوئے بلند آواز سے فرمایا: لوگو! حِرْص (سے بچو کہ اس) میں تمہارے لئے ہلاکت ہے، کیونکہ یہ کبھی ختم نہیں ہوتی اور نہ تم حرص کو پورا کرسکتے ہو۔ (صفۃ الصفوۃ ج۱ص۱۰۳ الرقم ۴۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ہم حِرص سے بچ نہیں سکتے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! حرص ایسی چیز ہے کہ دودھ پیتا بچّہ ہو یانوجوان، 100 سال کا بوڑھا ہو یا عورت، افسر ہو یا مزدور، غریب ہو یا امیر اِس سے بچنا بہت مُشکل ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی کو ثوابِ آخرت کی حِرص ہوتی ہے تو کسی کو مال و دولت کی، کسی کو عزّت وشہرت کی اور کسی کو سب میں نمایاں نظر آنے کی! الغرض حرص کسی نہ کسی انداز سے ہمارے اندر موجود ہوتی ہے۔

اللہ پاک قراٰنِ کریم کی سورۂ نساء کی آیت 128 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور دِل لالچ کے پھندے میں ہیں۔

"**تفسیرِ خازن**" میں اِس آیت کے تحت لکھا ہے: لالچ (Greed) دل کا لازمی حصّہ ہے، کیونکہ یہ اسی طرح بنایا گیا ہے۔ (تفسیر الخازن ج ۱ ص ۴۳۴، مصر)

دو چیزیں جوان رہتی ہیں

اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِنسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں: مال کی حرص اور عمر کی حرص۔

(مسلم ص ۵۲۱ حدیث ۲۴۰۷، دار ابن حزم بیروت)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں عام دنیادار انسان مراد ہے جو بڑھاپے میں بھی حریص رہتا ہے، بعض اللہ کے بندے جوانی میں بھی حریص نہیں ہوتے وہ اس حکم سے علیٰحدہ ہیں مگر ایسے خوش نصیب بندے ہیں بہت تھوڑے، عموماً وہ ہی حال ہے جو یہاں ارشاد ہوا۔ عموماً بوڑھے آدمی مال جمع کرنے، مال بڑھانے میں بڑے مشغول رہتے ہیں، ہمیشہ زندگی کی دُعائیں کراتے ہیں، اگر کوئی انہیں کوسے تو لڑتے ہیں، یہ ہے محبتِ مال و عمر۔ **حریص کا دل یا قناعت سے**

بھرتا ہے یا قبر کی مٹی سے۔ (مِراٰۃ ج ۷ ص ۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حِرْص کی تین قسمیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ حرص کا تعلق صِرْف **"مال و دولت"** کے ساتھ ہوتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ حرص تو کسی شے کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اور وہ چیز کچھ بھی ہوسکتی ہے، چاہے مال ہو یا کچھ اور! چنانچہ مزید مال کی خواہش رکھنے والے کو **"مال کا حریص"** کہیں گے، زیادہ کھانے کی خواہش رکھنے والے کو **"کھانے کا حریص"** کہا جائے گا اور نیکیوں میں اِضافے کے تمنّائی کو **"نیکیوں کا حریص"** جبکہ گناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو **"گناہوں کا حریص"** کہیں گے۔ ہر حِرْص بُری نہیں ہوتی، بنیادی طور پر حِرْص کی تین قسمیں بنتی ہیں:

(1) اچّھی حِرْص (2) بُری حِرْص (3) مباح حِرْص۔

(1) اچّھی حِرْص: رِضائے الٰہی کے لئے کئے جانے والے نیک اَعمال اِنْ شَآءَ اللہ انسان کو جنّت میں لے جائیں گے، لہٰذا **نیکیوں کی حرص** محمود (یعنی پسندیدہ) ہوتی ہے، مثلاً فرض نَماز کے ساتھ نوافل کی حرص، فرض روزوں کے ساتھ نفل روزوں کی کثرت کی حرص، زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ نفلی صدقہ وخیرات راہِ خدا میں دینے کی حرص، تلاوت، ذکرُ اللہ، دُرُودِ پاک وغیرہ نیکیاں کرنے کی حرص اچّھی ہے۔

(2) بُری حِرْص: جس طرح گُناہ کرنا منع ہے اِسی طرح گُناہ کے کاموں کی حِرْص بھی ممنوع ہے۔ مثلاً بُرے کام رشوت، چوری، بدنگاہی، بدکاری، فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے، شراب پینے، جُوا کھیلنے، غیبت، تُہمت، چُغلی، گالی دینے، بدگمانی، لوگوں کے

عیب ڈھونڈنے اور انہیں اُچھالنے وغیرہ دیگر گناہوں کی حِرص مذموم (یعنی بُری) ہے۔

(2) مُباح حِرص: مُباح کا مطلب ہے وہ عمل جس کا کرنا نہ کرنا ایک جیسا ہو۔ البتہ اگر اُس مباح کام سے پہلے اچّھی نیت کرلی جائے تو پھر وہ مباح کام بھی ثواب کا کام بن جاتا ہے۔ مباح حرص کی مثالیں یہ ہیں: کھانے پینے، سونے، دولت اِکٹّھی کرنے، عمدہ مکان بنانے، نت نئے لباس پہننے اور دیگر **بَہُت** سارے کام **مُباح** ہیں، جن کی زیادتی کی خواہش **مُباح حِرص** ہے۔

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ہمیں صِرف اور صِرف اُن کاموں کی حرص کرنی چاہیۓ جن سے ہمیں دنیاو آخرت کا نفع حاصل ہو اور یہ **نیکیوں کی حرص** میں ہی ہو سکتا ہے۔ جبکہ بُری حِرص میں سَراسر نقصان ہے کیونکہ یہ ہمیں جہنّم میں پہنچاسکتی ہے اور **مباح حِرص** (یعنی جائز چیزوں کی حِرص) میں اگرچہ گُناہ نہیں، لیکن یہ گُناہوں تک پہنچاسکتی ہے، جیسا کہ جو کوئی مال کمانے کا حریص ہو جاتا ہے تو عام طور پر وہ حلال و حرام ذرائع کی پرواہ کئے بغیر مال جمع کرنے میں لگا رہتا ہے اور مال بیچنے میں جُھوٹ، دُھوکا، فراڈ وغیرہ کئی طرح کے گُناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

"جنّتی زیور" میں ہے: لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزّت، شہرت، غرض، ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔ اگر لالچ کا جذبہ کسی انسان میں بڑھ جاتا ہے تو وہ انسان طرح طرح کی بداخلاقیوں اور بے مُروّتی کے کاموں میں پڑ جاتا ہے اور بڑے سے بڑے گُناہوں سے بھی نہیں چوکتا۔ بلکہ سچ پوچھئے تو حرص و طمع اور لالچ درحقیقت ہزاروں گناہوں کا سرچشمہ ہے، اِس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے۔

(جنتی زیور ص ۱۱۱، مکتبۃ المدینہ کراچی)

دولت کی حرص دل سے اللہ دور کر دے عشقِ رسول دے دے، کر یہ دعا رہے ہیں
تکثیرِ مال و زر کی ہرگز نہیں تمنّا ہم مانگ آپ سے بس، غم آپ کا رہے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ذہن بنالیجئے کہ ہمیں صِرف اور صِرف نیکیوں کا حریص بننا ہے، نیکیاں اور صِرف نیکیاں کرنی ہیں۔ اللہ پاک کے سچے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: اُس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے۔ (مسلم ص۱۰۹۸حدیث۶۷۷۴)

حضرت سیِّدنا امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اللہ پاک کی عبادت میں خوب حرص کرو اور اِس پر انعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ پاک سے مدد مانگو۔

(شرح صحیح مسلم للنووی الجزء ۱۶ ج۸ص ۲۱۵، ملخصاً وملتقطاً، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دُنیاوی چیزوں میں قناعت اور صَبْر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حرص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دین کے کسی درجے پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو، آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (مراٰۃ المناجیح ج۷ ص۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ایک عجیب وغریب قوم

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ ایک قوم کے پاس سے گُزرے تو دیکھا اُن کے پاس دُنیاوی سامان نام کو بھی نہ تھا، اُنہوں نے بہت سی قبریں کھود رکھیں تھیں، صبح کے وقت وہاں کی صفائی کرتے اور نماز ادا کرتے پھر صرف سبزیاں کھا کر پیٹ بھر لیتے، کیونکہ وہاں کوئی جانور موجود نہ تھا جس کا وہ گوشت کھاتے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کا سادہ اندازِ زندگی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کے سردار سے پوچھا: میں نے تم لوگوں کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ جس پر کسی

دوسری قوم کو نہیں دیکھا،اس کی کیا وجہ ہے؟تمہارے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے اور تم سونا اور چاندی سے بھی نفع نہیں اُٹھاتے! سردار کہنے لگا: ہم نے سونے اور چاندی کو اِس لئے بُرا جانا کہ جس کے پاس تھوڑا بہت سونا یا چاندی آجاتی ہے وہ انہی کے پیچھے دوڑنے لگتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: تم لوگ قبریں کیوں کھودتے ہوں؟ اور جب صبح ہوتی ہے تو ان کو صاف کرتے ہو اور وہاں نَماز پڑھتے ہو۔ بولا: اس لئے کہ اگر ہمیں دنیا کی کوئی حرص و طمع ہو جائے تو قبروں کو دیکھ کر ہم اِس سے باز رہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: تمہارا کھانا صرف زمین کی سبزی کیوں ہے؟ تم جانور کیوں نہیں پالتے تاکہ اُن کا دودھ حاصل کرو، ان پر سواری کرو اور ان کا گوشت کھاؤ؟ سردار نے کہا: اس سبزی سے ہماری گزر بَسر ہو جاتی ہے اور انسان کو زندگی گزارنے کے لیے اتنی چیز ہی کافی ہے اور ویسے بھی حلق سے نیچے پہنچ کر سب چیزیں ایک جیسی ہو جاتی ہیں،ان کا ذائقہ پیٹ میں محسوس نہیں ہوتا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ذو القرنین رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کی حکمت بھری باتیں سُن کر اسے پیش کش کی: میرے ساتھ چلو، میں تمہیں اپنا مشیر (Advisor) بنالوں گا اور اپنی دولت میں سے بھی حصّہ دوں گا۔ مگر اُس نے معذرت کرلی کہ میں اسی حال میں خوش ہوں۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ذو القرنین رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے تشریف لے گئے۔ **اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(تاریخ مدینہ دمشق ج ۱۷ ص ۳۵۳ تا ۳۵۵ ملخصاً، دار الفکر بیروت)

نہ ہو عطا اس کو مال و دولت نہ دیجے عطّار کو حکومت
یہ تیرا طالب ہے جانِ رَحمت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ہماری حالتِ زار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا سے دِل وجان سے محبت ہونے اورآخرت کی اُلفت میں کمی کی وجہ سے مسلمانوں کی بھاری تعداد اللہُ الرحیم اوراُس کے رسولِ کریم کی یاد سے دُور ہے، جبکہ گناہوں اور فضولیات کی حرص میں مسرور (یعنی خوش) ہے۔ افسوس صد کروڑ اَفسوس! آج کا نوجوان لائن میں لگ کر مہنگے ٹکٹ خرید کر ساری ساری رات گُناہوں بھرے پروگرامز دیکھنے سننے کو تیار ہے مگر نَماز ادا کرنے کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجِد کا رُخ کرنے سے کَتراتا ہے، کئی کئی گھنٹے ریموٹ ہاتھ میں پکڑے فلمیں ڈرامے دیکھنے کا وقت ہے مگر رِضائے الٰہی پانے، اپنی آخرت سنوارنے اور علمِ دین سیکھنے کے لئے راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرنے کے لئے مختلف بہانے ہیں۔ عشقِ مجازی کو بھڑکانے والے گندے ناولز پڑھنے کے لئے گھنٹوں کا وقت ہے اور قراٰنِ کریم کی تلاوت کرنے کو دِل نہیں کرتا بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ دُرست قرآنِ کریم پڑھنا ہی نہیں آتا اور نہ سیکھنے کا شوق ہے، بُرے دوستوں کی گندی صحبت میں گھنٹوں اپنا وَقْت برباد کرنے کے لئے وقت ہے مگر عاشقانِ رسول کی صحبت میں بیٹھ کر سُنّتِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سیکھنے کا وقت نہیں۔ اِس سے پہلے کہ موت آجائے، بقیّہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فوراً سارے گُناہوں سے سچی توبہ کرلیں اور نیکیاں کرنے لگ جائیں۔

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی   جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اب اپنے اس جَہْل سے تُو نکل بھی   یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

نیکیوں کی حِرص بڑھانے کا طریقہ

اے عاشقانِ رسول! دولت و عیش و عشرت آنے جانے والی شے ہے، نیکیوں کی حرص کیجئے اور اپنا یہ ذہن بنائیے کہ میرے پاس مال کی کثرت ہو یا نہ ہو نیکیوں کی ضَرور کثرت ہو۔ نیک بننے اور نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کے لئے اللہ والوں کے واقعات پڑھئے:

عبادت کی اعلیٰ مثال

عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان بن سُلَیم رَحمَۃُ اللہ علیہ کی پنڈلیاں (Calves) نَماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہ علیہ اِس قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ اگر آپ رَحمَۃُ اللہ علیہ سے کہہ دیا جاتا کہ کل قِیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اِضافہ نہ کر سکتے (یعنی اُن کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔ جب **سردی کا موسم** آتا تو آپ رَحمَۃُ اللہ علیہ مکان کی چھت پر سویا کرتے تاکہ سردی آپ رَحمَۃُ اللہ علیہ کو جگائے رکھے اور جب **گرمیوں کا موسم** آتا تو کمرے کے اندر آرام فرماتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سو نہ سکیں، آپ رَحمَۃُ اللہ علیہ کا اِنتقال شریف سَجدے کی حالت میں ہوا۔ آپ دُعا کیا کرتے تھے: یااللہ! میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تُو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔ (اتحاف السادۃ المتقین ج ۱۳ ص ۲۴۷، ۲۴۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت) **اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں　　　اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

حِرص کا علاج

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! عام طور پر مال ہی کی حرص کی خواہش ہوتی ہے اور اِس حرص کی وجہ سے دیگر کئی طرح کی حرص پیدا ہوتی ہیں، اگر مال کی حرص سے اپنے آپ کو بچالیا جائے تو اللہ پاک کی عبادت کرنے، آرام و سُکون کی زندگی گُزارنے کی صورت بن سکتی ہے۔ مال کی حرص کا سب سے بڑا علاج "قناعت" ہے، چنانچہ **شیخ الحدیث** حضرتِ علاّمہ مولانا عبد المُصطفٰے اَعظمی رَحمۃُاللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس قلبی مرض کا علاج **"صَبر و قناعت"** ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو مِل جائے اُس پر رَاضی ہو کر خدا کا شکر بجالائے اور اِس عقیدہ پر جم جائے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔ اُسی وقت فرشتہ خدا کے حکم سے انسان کی چار چیزیں لکھ دیتا ہے۔ انسان کی عمر، انسان کی روزی، انسان کی نیک نصیبی، انسان کی بد نصیبی، یہی انسان کا نوشتہ (Written) تقدیر ہے۔ لاکھ سر مارو مگر وہی ملے گا جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے، نفس اِدھر اُدھر لپکے تو صبر کرکے نفس کی لگام کھینچ لو۔ اسی طرح رفتہ رفتہ قلب میں قناعت کا نور چمک اُٹھے گا اور حرص ولالچ کا اندھیرا بادل چھٹ جائے گا۔ (جنتی زیور ص۱۱۱)

حِرص کا علاج کرنے اور قناعت کی نعمت پانے اور اِس کی فضیلت جاننے کے لئے اس کے بارے کچھ مدنی پھول پڑھئے اور حرص سے جان چُھڑانے کی کوشش فرمایئے:

قَناعت کا لُغوی معنٰی

اِکتِفا کرنا (یعنی کافی سمجھنا)۔ صَبر کرنا۔ تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا، جو ملے اُسی میں گزارہ کرنا، زیادہ طلبی اور حِرص سے بچے رہنا قناعت کہلاتا ہے۔

(فرہنگ آصفیہ ج۳ص۴۰۰، مکتبہ سنگِ میل لاہور)

قَناعت کی دو تعریفات

(1) خدا کی تقسیم پر راضی رہنا قَناعت کہلاتا ہے۔ (التعریفات لِلجُرجانی ص۱۲۶، دار المنار)

(2) حضرت سیِّدُنا محمد بن علی ترمذی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قناعت یہ ہے کہ انسان کی قسمت میں جو رِزق لکھا ہے اُس پر اُس کا نفس راضی رہے۔ (الرسالۃ القشیریۃ ص۱۹۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

"قناعت" کے پانچ حُروف کی نسبت سے 5 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) اللہ پاک پرہیزگار، قناعت پسند اور گمنام بندے کو پسند فرماتا ہے۔ (مسلم ص۱۵۸۵ حدیث۲۹۶۵) (2) قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ (کتاب الزھد للبیھقی رقم ۱۰۴ ص۸۸، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ) (3) وہ کامیاب ہوگیا جو مسلمان ہوا اور بقدرِ کِفایت رِزْق دیا گیا اور اللہ پاک نے اسے دیئے ہوئے پر قناعت دی۔ (مسلم ص۴۲۵ حدیث۲۴۲۶) (4) مؤمنوں میں سے بہترین شخص قناعت پسند اور بدترین شخص لالچی ہوتا ہے۔ (فردوس الاخبار ج۱ ص۵۶۳ حدیث۴۰۷۲، دار الفکر بیروت) (5) غنی وہ نہیں جس کے پاس کثیر مال ہو، بلکہ غنی تو وہ ہے جس کا نفس غنی ہو۔ (مسلم ص۵۲۲ حدیث۱۰۵۱)

حرص ذلت بھری فقیری ہے ۔۔۔ جو قناعت کرے، تونگر ہے

ایک روٹی پر گزارہ

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خُراسان کے مال دار لوگوں میں سے تھے۔ ایک دن آپ اپنے محل سے باہر دیکھ رہے تھے کہ ایک شخص پر نظر پڑی جس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا جسے وہ کھا رہا تھا، کھانے کے بعد وہ سو گیا۔ آپ نے ایک

غلام سے فرمایا: ”جب یہ شخص بیدار ہو تو اسے میرے پاس لانا۔“ چنانچہ اس کے بیدار ہونے پر غلام اسے آپ کے پاس لے آیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: ”اے شخص! کیا روٹی کھاتے وقت تم بھوکے تھے؟“ اس نے عرض کی: ”جی ہاں!“ پوچھا: ”کیا اس روٹی سے تم سیر ہو گئے؟“ عرض کی: ”جی ہاں!“ آپ نے پھر سوال کیا: ”روٹی کھانے کے بعد تمہیں اچّھی طرح نیند آئی؟“ عرض کی: ”جی ہاں!“ اس کی یہ باتیں سن کر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دِل میں سوچا: ”جب ایک روٹی سے بھی گزارہ ہو سکتا ہے تو پھر میں اتنی دنیا لے کر کیا کروں!!“ (احیاء العلوم ج۴ ص۵۹۱، دار صادر بیروت)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مال و دولت کی دعا ہم نہ خدا کرتے ہیں
ہم تو مرنے کی مدینے میں دُعا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش ص ۱۴۳، مکتبۃ المدینہ کراچی)

قناعت کا حُصُول

حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ علیہ قناعت کی نعمت پانے کا طریقہ بیان فرماتے ہیں جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: قناعت کا حُصُول تین چیزوں پر موقوف ہے: (۱) صَبر (۲) عِلْم اور (۳) عَمَل۔

(۱) پہلی چیز عمل ہے یعنی معیشت میں درمیانہ انداز اور خرچ میں کفایت اختیار کرنا، جو شخص قناعت میں بُزرگی چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ کم خرچ کرے۔ حدیثِ پاک میں ارشاد ہے: اَلتَّدْبِیْرُ نِصْفُ الْمَعِیْشَۃِ ترجمہ: تدبیر سے کام لینا نصف معیشت ہے۔ (۲) دوسری چیز

خواہشات کم رکھنا ہے تاکہ وہ کسی دوسرے حال میں بھی ضَرورت کی وجہ سے پریشان نہ ہو۔(۳) تیسری یہ کہ وہ اِس بات کو جان لے کہ قناعت میں عزّت ہے اور سوال کرنے سے بچت ہے جبکہ حرص ولالچ میں ذلّت ہی ذلّت ہے، پس اِس طرح غوروفکر کرتے ہوئے اِس(حرص) سے جان چھڑالے۔ (احیاءُ العلوم کا خُلاصہ ص۲۶۵، مکتبۃ المدینہ کراچی)

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے　　　میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مال دار

(وسائلِ بخشش ص۲۱۸)

حِرص کا ایک اور عِلاج

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے، حرص و طمع کی نحوست سے پیچھا چُھڑانے اور قناعت کی دولت پانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگڑا کر دُعا کیجئے۔

صِرف قَبْر کی مٹّی ہی سے پیٹ بھرے گا

اللہ پاک کے سچے نبی صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت بُنیاد ہے: اگر اِنسان کیلئے مال کی دو وادِیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور انسان کے پیٹ کو تو صِرف مٹّی ہی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ پاک اُس کی توبہ قَبول فرماتا ہے۔

(مسلم ص۵۲۲ حدیث ۱۰۵۰)

سیٹھ جی کو فِکر تھی اِک اِک کے دس دس کیجئے　　　موت آ پہنچی کہ مسٹر جان واپس کیجئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کسی کا محتاج نہ ہو

عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ خشک روٹی کو پانی کے

ساتھ تر کر کے کھاتے تھے اور فرماتے: جو شخص اِس پر قناعت کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص۲۹۸) **اللہ ربُّ الْعِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عیش کچھ وقت کا ہے جو گزر جائے گا اور چند دِنوں میں حالت بدل جائے گی۔ اپنی زندگی میں **قَناعت اِختیار کر**، راضی رہے گا اور اپنی خواہش ختم کردے، آزادی کے ساتھ زندَگی گُزارے گا، کئی مرتبہ موت سونے، یاقوت اور موتیوں کے سبب (ڈاکوؤں کے ذَرِیعے) آتی ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص۲۹۸)

یاد رکھئے! مَشَقّت دونوں میں ہے، حرص میں بھی اور قناعت میں بھی، ایک کا نتیجہ بربادی دوسری کا آبادی! آپ کو کیا چاہئے؟ اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ جو قَنَاعَت کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ خوشگوار زندگی گزارے گا۔ جس کے دل میں دنیا کی **حرص** جتنی زیادہ ہوگی اُتنی ہی زندگی میں بدمزگی بڑھے گی۔

کر قناعت اِختیار اے بھائی تھوڑے رِزق پر　　　کان دھر کے سُن! نہ بننا تُو حریصِ مال وزَر!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اقوال

1. آرام سے زندگی گزارنا چاہتے ہو تو اپنے دِل سے لالچ نکال دو۔
2. اگر استاذ قناعت پسند ہے تو اس کے طلبہ بھی لالچ سے بچ کر رہیں گے۔
3. اپنی غربت اور تنگدستی پر غور نہ کرو، کیونکہ اس میں غور کرتے رہنے سے تمہارے غم میں اِضافہ اور حرص میں زیادَتی ہوگی۔

4. لالچ اور حرص کو مت اپناؤ کہ تم سب سے بڑھ کر نہیں ہو سکتے۔

5. حرص سے روزی نہیں بڑھتی مگر بندے کی قیمت گھٹ جاتی ہے۔

6. قناعت ایک نعمت ہے اور قناعت سے بڑھ کر کوئی سلطنت نہیں۔

7. جو کچھ پاس ہے اُسی پر قناعت کیجئے، زندگی سکون سے گزرے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سونے کا انڈا	1	حرص کا علاج	12
حرص کسے کہتے ہیں؟	4	قناعت کا لُغوی معنٰی	12
حرص میں ہلاکت ہے	4	قناعت کی دو تعریفات	13
ہم حرص سے بچ نہیں سکتے	5	5 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم	13
دو چیزیں جوان رہتی ہیں	5	ایک روٹی پر گزارہ	13
حرص کی تین قسمیں	6	قناعت کا حُصُول	14
ایک عجیب وغریب قوم	8	حرص کا ایک اور عِلاج	15
ہماری حالتِ زار	10	صِرف قبر کی مٹّی ہی سے پیٹ بھرے گا	15
نیکیوں کی حرص بڑھانے کا طریقہ	11	کسی کا محتاج نہ ہو	15
عبادت کی اعلٰی مثال	11	اقوال	16

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہزار سال کی عبادت سے افضل عمل

حضرتِ سیِّدُنا ابو سُلَیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس (جائز) خواہش کے پورا کرنے پر قدرت حاصل نہ ہو اس سے محرومی پر حسرت سے فقیر کی نکلنے والی آہ مال دار کی ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔

(احیاء العلوم، ج 4 ص 602)

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net